هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

عطائے حق

تصنیف

فقیہ العصر بقیۃ السلف حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)

سیکنڈ فلور پی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد

فون: +92-41-2602292

www.tablighulislam.com

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامۡنُنۡ اَوۡ اَمۡسِکۡ بِغَیۡرِ حِسَابٍ ۝
عطائے حق
تصنیف
فقیہ العصر
بقیۃ السلف
حضرت علامہ
مفتی محمد امین صاحب
دامت برکاتہم العالیہ
ناشر
تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)
سیکنڈ فلور پی، سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد
فون: +92-41-2602292
www.tablighulislam.com
اشاعت: دوم اپریل 2013
تعداد: 10000

اپیل

وہ حضرات جو سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی قدس سرہٗ
اور امام الاولیاء سید علی ہجویری داتا گنج بخش قدس سرہٗ
اور سیدنا سلطان الہند خواجہ غریب نواز اجمیری قدس سرہٗ
اور سیدنا خواجہ فریدالدین گنج شکر قدس سرہٗ
اور سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ
و دیگر اولیائے کرام کے ساتھ عقیدت و محبت رکھتے ہیں ان سے اپیل ہے کہ اس کتابچہ کو شائع کر کے مفت تقسیم کریں تا کہ اس سیلاب کی روک تھام ہو سکے جو ان حضرات اولیاء کرام کی مخالفت میں امنڈ رہا ہے۔ اور یہ کار خیر آپ کی اولیاء کرام کے ساتھ محبت و عقیدت کا سامان بنے گا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکپائے اولیاء اللہ
ڈاکٹر محمد آصف
گلبرگ سی فیصل آباد

بخدمت اقدس فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

میں نے آپ کا مضمون ''یہودیوں کا نظریہ توحید'' جو کہ کتاب ''توحید اور فرقہ بندی'' کے آخر میں شائع ہوا ہے پڑھا جو کہ بہت پسند آیا وہ مندرجہ ذیل ہے:

انتباہ

یہودیوں کا نظریہ توحید

یہودیوں کا نظریہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے پاس سب کچھ ہے مگر وہ کسی کو دیتا کچھ نہیں چنانچہ قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا:

وقالت الیہود یداللہ مغلولۃ. ﴿قرآن مجید سورہ مائدہ﴾

یعنی یہودی کہتے ہیں:

اللہ تعالےٰ کے ہاتھ بند ہیں اللہ تعالےٰ بخیل ہے کسی کو کچھ دیتا نہیں۔لیکن اہل ایمان کا نظریہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے پاس سب کچھ ہے اور وہ جسے چاہے جو چاہے عطا کرتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے یہودیوں کے اس بیہودہ قول کے مقابلہ میں

فرمایا: بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشآء.

یعنی یہ بات نہیں جو یہودی کہتے ہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کے دست کرم کھلے ہیں جسے چاہے جو چاہے عطا کرے کوئی اس کو روک نہیں سکتا کوئی اس سے پوچھ نہیں سکتا کہ کیوں دیا ہے وہ چاہے کسی کو حکیم بنادے وہ چاہے کسی کو ڈاکٹر بنادے وہ چاہے کسی کو حاکم بنادے وہ چاہے کسی کو غوث بنادے وہ چاہے کسی کو داتا بنادے وہ چاہے کسی کو غریب نواز بنادے وہ چاہے کسی کو گنج شکر بنادے وہ چاہے کسی کو مشکل کشا بنادے کوئی اس سے پوچھ نہیں سکتا۔

لایسئل عما یفعل وھم یسئلون. ﴿قرآن مجید﴾

یعنی اللہ تعالےٰ جو کچھ بھی کرے کوئی اس سے پوچھنے کا حق نہیں رکھتا اور وہ ہر کسی سے پوچھ سکتا ہے۔

الحاصل اللہ تعالےٰ جسے چاہے جو چاہے عطا کردے یہ اس کی عطاء ہے اور یہی اہل ایمان کا نظریہ ہے۔ چنانچہ تفسیر روح المعانی میں ہے: بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشآء فیفیض حسب الحکمة من انواع العلوم الظاھرة والباطنة علےٰ من وجد

اھلاً لذالک. ﴿روح المعانی سورہ مائدۃ﴾

یعنی اللہ تعالیٰ کے دست کرم کھلے ہیں وہ عطا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے لہٰذا وہ حسب حکمت جسے چاہے ظاہری علوم بھی عطا کرتا ہے جن سے حکیم ڈاکٹر وزیر اور حاکم بنتے ہیں اور باطنی علوم بھی عطا فرماتا ہے جن سے ولی غوث قطب ابدال بنتے ہیں۔ جس کو وہ ان علوم کا اہل جانتا ہے۔

نیز تفسیر ابن کثیر میں ہے: بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشآء ای بل ھو الواسع الفضل الجزیل العطا الذی مامن شیٔ الاعندنا خزأنہ. ﴿تفسیر ابن کثیر سورۃ مائدہ﴾

یعنی اللہ تعالیٰ کے دست کرم کھلے ہیں جسے چاہے جو چاہے عطاء کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ وسیع فضل والا اور بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے کہ اس کے ہاں ہر چیز کے خزانے ہیں۔

ان مندرجہ بالا عبارات سے روز روشن کی طرح عیاں ہوا کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے ظاہری علوم عطا کر کے کسی کو ڈاکٹر کسی کو حکیم کسی کو گورنر کسی کو وزیر کسی کو بادشاہ بنا دے اور جسے چاہے باطنی علوم عطا کر کے کسی کو ولی کسی کو غوث کسی کو داتا گنج بخش کسی کو غریب نواز اور کسی کو مشکل کشاء

بنادے یہ اس کا فضل ہے۔

ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشآء واللّٰہ ذوالفضل العظیم.

پھر یہ کہ قرآن پاک کی کسی آیت مبارکہ میں اور کسی حدیث پاک میں یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو غوث یا داتا یا غریب نواز یا مشکل کشا نہیں بنا سکتا۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہودی اور ان کے ہم عقیدہ لوگ اس اللہ تعالےٰ کی باطنی عطا کا جس سے ولی غوث قطب ابدال بنتے ہیں انکار کیوں کرتے ہیں اس کا جواب صاحب تفسیر روح المعانی علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں دیا: **وقال الیھود لحرمانھم من الاسرار التی لایطلع علیھا اھل الظاھر ﴿یداللّٰہ مغلولۃ﴾ فلا یفیض غیر ما نحن فیہ من العلوم الظاھرۃ.**

﴿تفسیر روح المعانی سورۂ مائدہ﴾

یعنی یہودیوں نے اس لئے باطنی علوم کا ﴿جن کے حامل ولی قطب غوث ابدال ہیں﴾ انکار کیا کہ وہ خود باطنی علوم سے محروم تھے اس لئے انہوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ بخیل ہے لہٰذا وہ ظاہری علوم جو ہمارے

پاس ہیں اس کے سوا کسی کو باطنی علوم دیتا ہی نہیں یوں ہی ان یہودیوں کے ہمنوا وہم عقیدہ لوگ جن میں ولی قطب غوث ہوتے ہی نہیں وہ بھی اسی بنا پر کہتے ہیں کہ اللہ کسی کو ولی قطب غوث داتا غریب نواز بناتا ہی نہیں۔

کاش کہ ایسے لوگ باطنی علوم حاصل کر کے ولی غوث قطب بنتے تو خود بھی گمراہی سے بچتے اور دوسروں کو بھی گمراہی میں نہ دھکیلتے.

فالی اللہ المشتکی وھو نعم الوکیل. ﴿فقیر ابو سعید غفرلہٗ﴾

اس مضمون کے متعلق چند سوالات ہیں امید ہے کہ آپ ان کے متعلق مدلل جوابات دیکر شکریہ کا موقعہ عنایت فرمائینگے۔

سوال نمبر ۱

میں نے ایک پوسٹر دیکھا جس کا عنوان تھا ''کیا ہمیں اللہ کافی نہیں'' اور نیچے کافروں کے بارے میں نازل شدہ آیات مبارکہ لکھ کر یہ تاثر دیا گیا ہے کہ غوث بھی اللہ ہی ہے داتا گنج بخش بھی اللہ ہی ہے غریب نواز بھی اللہ ہی ہے مشکل کشا بھی اللہ ہی ہے۔

لہٰذا دلائل سے بیان کریں کہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقبول بندوں میں سے کوئی غوث یا داتا گنج بخش یا غریب نواز یا حاجت روا مشکل کشا ہوسکتا ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۲

یہ لوگ ان اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی عطاء سے کسی کو غوث کسی کو داتا کسی کو غریب نواز کسی کو حاجت روا بنایا ہے کیوں نہیں مانتے؟

سوال نمبر ۳

جو لوگ کافروں کے حق میں نازل شدہ آیات مبارکہ کو نبیوں ولیوں غوثوں قطبوں پر چسپاں کرتے ہیں کیا ایسے لوگ کسی اجر وثواب کے حقدار ہیں یا نہیں؟

فقط سائل حافظ محمد شہباز

فیصل آباد

جواب نمبرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم .نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین . امابعد!

۱

اگر غوث بھی اللہ ہی ہے داتا گنج بخش بھی اللہ ہی ہے غریب نواز بھی اللہ ہی ہے۔مشکل کشا بھی اللہ ہی ہے تو پھر حکیم بھی اللہ ہی ہے۔ قرآن مجید میں ہے:انک انت العلیم الحکیم . کہیں ارشاد ہے: انک انت العزیز الحکیم . کہیں ارشاد ہے: لاالہ الا ھو العزیز الحکیم . اورپھر شافی بھی اللہ ہی ہے واذا مرضت فھو یشفین . یعنی جب میں بیمار ہوتا ہوں تو اللہ تعالی ہی مجھے شفا دیتا ہے۔ پھر حاکم بھی اللہ ہی ہے:ان الحکم الا للہ ۔پھر ہر چیز کا مالک بھی اللہ ہی ہے۔قابل غور بات ہے کہ جب غوث،قطب،داتا اور غریب نواز کی بات ہو تو فورا کہہ دیا جاتا ہے کیا ہمیں اللہ کافی نہیں۔اور جب حکیم ڈاکٹر کی بات ہو تو کیوں نہیں کہتے کیا ہمیں اللہ کافی نہیں ہے۔کیا اللہ تعالی

حکیم ڈاکٹر کے بغیر شفا نہیں دے سکتا؟ یہ کیا چکر ہے کہ جب غوث قطب یا داتا گنج بخش یا غریب نواز اور مشکل کشا کی بات ہو تو کہہ دیا جائے کیا ہمیں اللہ کافی نہیں؟ اور جب حکیم یا ڈاکٹر کی بات ہو تو ساری توحید چھوڑ کر فوراً حکیم ڈاکٹر کے ہاں پہنچے ہوتے ہیں کیا اس وقت وہ آیات مبارکہ نہیں آتیں جو کہ پوسٹر کے دونوں طرف لکھی ہوتی ہیں۔ اس وقت مندرجہ ذیل شعر فٹ آتا ہے۔

اولیاء کے در پہ ہم آئے تو منکر نے کہا
در خدا کا چھوڑ کر کیوں شرک میں ہو مبتلاء
خود پڑا بیمار تو در چھوڑ کر اللہ کا
ڈاکٹر کے در پہ آ پہنچا دوا کے واسطے

یہ دوہرا معیار انہیں لوگوں کو مبارک ہو جو یہودیوں کا پاٹ ادا کرتے ہیں کہ ولی، غوث، داتا کے ہاں حاجت روائی کے لئے جانا شرک اور حکیم ڈاکٹر کے ہاں حاجت روائی کے لئے جانا عین ایمان ہے۔

اور پھر یہ فرمانِ الٰہی کے بھی سراسر خلاف ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یاایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین. یعنی اے

پیارے نبی تجھے اللہ تعالیٰ بھی کافی ہے اور آپ کے اتباع کرنے والے مؤمن بھی کافی ہیں اور یہ لوگ کہتے ہیں ہمیں صرف اللہ ہی کافی ہے کیا یہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے فرمان کی صریح خلاف ورزی نہیں؟

ع عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

الحمد للہ رب العالمین ہمارے نظریہ توحید یعنی ولیوں، غوثوں قطبوں اور نبیوں رسولوں کی توحید میں یہ معاملہ بالکل بے غبار ہے کہ حقیقت میں حاجت روا، مشکل کشا اللہ جل جلالہ ہی ہے اور وہ جسے چاہے حاجت روا، مشکل کشاء بنا دے جسے چاہے داتا گنج بخش بنا دے جسے چاہے غریب نواز بنا دے۔ لہذا جس قانون کے مطابق حکیم مطلق کو حکیم مان کر اور شافی مان کر ڈاکٹر حکیم کے ہاں جانا جائز ہے اسی قانون کے مطابق اللہ تعالیٰ کو حاجت روا، مشکل کشا مان کر داتا اور گنج بخش مان کر اس کے ان مقبول بندوں کے ہاں حاجت روائی کے لئے جانا بلا ریب جائز ہے اور قانون توحید کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ شفا دینے والا حاجت روائی کرنے والا خزانے عطا کرنے والا وہی اللہ جل جلالہ ہے اس نے اپنی عطاء سے اپنے پیارے ولیوں، غوثوں، قطبوں کو یہ خزانے عطا کئے

ہوئے ہیں: قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر. یعنی اے محبوب آپ اللہ تعالی کے دربار یوں عرض کریں اے اللہ تو ہی ملکوں کا مالک ہے تو جسے چاہے ملک عطاء کرے اور جس سے چاہے ملک لے لے تو جسے چاہے عزت عطاء کرے اور جسے چاہے ذلت عطاء کرے تیرے ہی دست قدرت میں خیر اور بھلائی ہے، تو جو چاہے کر سکتا ہے۔

لیکن یہودی اور ان کے ہمنوا، ان کی توحید یہ ہے کہ اللہ تعالی کسی کو یہ عزت نہیں دے سکتا۔ کہ وہ کسی کو غوث، قطب، غریب نواز اور مشکل کشا یا داتا گنج بخش بنادے اسی لئے عارف باللہ مفسر قرآن علامہ حقی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح البیان میں فرمایا:

وھذا بخلاف التوجه الی روحانیة الانبیاء والاولیاء وان کانوا مخلوقین فان الاستمدادمنهم والتوسل بهم والانتساب الیهم من حیث انهم مظاهر الحق ومجالی انواره ومرائی کمالاته وشفعاء ه فی الامور الظاهرة والباطنة له

غایات جلیلة ولیس ذالک بشرک اصلاً بل ھو عین التوحید ﴿تفسیر روح البیان سورہ اعراف﴾

یعنی نبیوں ولیوں کی روحانیت کی طرف متوجہ ہونا ان سے مدد مانگنا ان کو وسیلہ بنانا ان کی طرف اپنے کو منسوب کرنا یہ جان کر کہ یہ حضرات مظہر قدرت الٰہی ہیں اور اللہ تعالےٰ کے انوار اور اللہ تعالےٰ کے کمالات کے ظاہر ہونے کا مقام ہیں اور ظاہری و باطنی امور میں اللہ تعالےٰ کے دربار شفارش کرنے والے ہیں یہ شرک نہیں بلکہ یہ عین توحید ہے۔

﴿نوٹ﴾ عین توحید اس لئے ہے کہ ان کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ تعالےٰ کا ہی عطا کردہ ہے۔

﴿۲﴾

نیز حاکم بھی اللہ تعالےٰ ہی ہے:

ان الحکم الا للّٰہ. ﴿قرآن مجید﴾

تو پھر آڑے وقت میں اللہ تعالےٰ جو حاکم مطلق ہے کو چھوڑ کر مجازی حاکموں کے ہاں کیوں جاتے ہیں؟ اس وقت کیوں یہ یاد نہیں

رہتا کہ حاکم تو اللہ ہی ہے "کیا وہ ہمارے لئے کافی نہیں؟" کیوں بندوں سے مشکل کشائی چاہتے ہیں؟

تمثیل

ایک مولوی صاحب کی زمین یا دوکان پر قبضہ گروپ نے قبضہ کرلیا اب مولوی صاحب مشکل میں پڑ گئے مولوی صاحب کے کسی دوست کے مراسم گورنر کے ساتھ تھے اس دوست نے گورنر کے ہاں جا کر مدد چاہی گورنر نے وہ قبضہ واپس دلا دیا تو انصاف سے بتایئے کہ گورنر نے مولوی صاحب کی مشکل کشائی کی یا نہیں؟ ﴿لفظ مشکل کشا، یہ فارسی کا لفظ ہے اس کا معنی ہے مشکل حل کرنے والا﴾ تو بتایئے کہ گورنر نے مولوی صاحب کی مشکل حل کی یا نہیں؟ پھر اگر مولوی صاحب گورنر کے ہاں چلے جائیں اور جا کر کہیں گورنر صاحب میں آپ کو مشکل کشا یا حاجت روا ہرگز نہیں مانوں گا کیونکہ مشکل کشا، حاجت روا تو اللہ ہے۔ یہ سن کر گورنر صاحب کہیں مولوی صاحب یہ بات دو چار دن پہلے آپ نے کہی ہوتی تو پھر دیکھتے کہ کیسے اللہ بغیر وسیلہ کے آپ کی حاجت روائی کرتا ہے۔

ہمارے ہاں مسئلہ بے غبار ہے کہ حاجت روائی اللہ تعالیٰ نے ہی کی ہے مگر گورنر کے وسیلہ سے ۔یوں ہی مشکل کشائی حاجت روائی اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے مگر نبیوں ولیوں غوثوں کے وسیلہ سے جیسے کہ جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے آئے اور ان کی وجہ سے فتح نصیب ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وما النصر الامن عنداللّٰہ۔ ﴿قران مجید﴾

یعنی یہ مدد اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی جو کہ فرشتوں کے وسیلہ سے پہنچی۔

﴿تنبیہ﴾

یہ لوگ آڑ لیتے ہیں مافوق الاسباب کی مگر مافوق الاسباب کہاں ہے کیونکہ جو سبب حکیم وڈاکٹر کے ہاں سے شفاء لینے کا بنا وہی سبب غوث داتا، غریب نواز، مشکل کشا کے ہاں جانے کا بنا اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی عطا اسی لئے حدیث پاک میں فرمایا:

واذا ارادالله بعبد خيراً صيّر حوائج الناس اليه.

﴿جامع صغیر﴾

یعنی جب اللہ تعالےٰ اپنے کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو لوگوں کی حاجتیں اس کی طرف پھیر دیتا ہے اسے لوگوں کیلئے حاجت روا بنا دیتا ہے۔

ہاں بت پرست مشرکین مکہ وغیرہ چونکہ اپنے بتوں کو معبود جانتے تھے لہٰذا وہ مافوق الاسباب کے مرتکب ہوتے تھے۔

اللہ تعالےٰ قرآن وحدیث کو صحیح سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔آمین

میرے عزیز! اللہ تعالےٰ وہاب مطلق ہے وہ جسے چاہے جو چاہے عطاء کرے کوئی روک نہیں سکتا چاہے کسی کو غوث بنائے، حاجت روا بنائے، مشکل کشا بنادے، داتا گنج بخش بنادے۔قرآن مجید میں ہے:

قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشآء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشآء وتذل من تشآء بیدک الخیر انک علےٰ کل شیٔ قدیر.

﴿قرآن مجید﴾

یعنی اے محبوب آپ اپنے رب تعالےٰ کے دربار یوں عرض کریں اے اللہ اے ملکوں کے مالک تو جسے چاہے ملک عطاء کرے اور

جس سے چاہے ملک لے لے اور تو جسے چاہے عزت عطاء کرے اور تو جسے چاہے ذلت و رسوائی عطاء کرے تیرے دست قدرت میں خیر ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی عزت ہی ہے کہ حضور داتا گنج بخش قدس سرہٗ کے دربار سارے ہی آتے ہیں وزیر بھی آتے ہیں صدر بھی آتے ہیں ولی بھی آتے ہیں غوث و ابدال بھی آتے ہیں یہاں سلطان الھند خواجہ غریب نواز قدس سرہٗ نے بھی حاضری دی اور چلہ پورا کرنے کے بعد جب باہر تشریف لائے تو زبان مبارکہ پر تھا:

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

الحاصل سب ہی نیازمندانہ حاضری دیتے ہیں: وتعز من تشآء. اللہ تعالیٰ جسے چاہے عزت عطا کرتا ہے۔

الحاصل بیشک اللہ تعالیٰ مالک الملک ہے وہ جو چاہے کرے چاہے تو موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کو سانپ بنا کر حاجت روائی کر دے۔

سبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء وھو علیٰ کل شیء قدیر.

لیکن حیرت اس بات کی ہے کہ اللہ تعالےٰ ایک خشک لکڑی کے ذریعے فرعونی طاغوتی طاقتوں سے رہائی دے دے جیسے کہ قرآن مجید گواہ ہے مگر نبیوں ولیوں کو عطا کردہ طاقت کا سرے سے انکار کردیا جائے یہ کونسی مسلمانی ہے؟

اصل میں وجہ یہ ہے کہ جو دل محبت اور عشق رسول اکرم ﷺ سے خالی ہو اس دل میں صحیح توحید آسکتی ہی نہیں۔

میاں عبدالرشید صاحب نے نور بصیرت کے عنوان کے تحت لکھا ہے جو دل حضور ﷺ کی محبت سے خالی ہے وہ خانہ خالی کی مانند ہے اس پر شیاطین قبضہ جما لیتے ہیں اس کی سوچ الٹ جاتی ہے پھر اسے اچھی چیزیں بری اور بری چیزیں اچھی لگتی ہیں۔

نتیجہ

نتیجہ یہ نکلا کہ عشق رسول اکرم ﷺ کے بغیر نہ قرآن سمجھ آسکتا ہے نہ ایمان صحیح مل سکتا ہے نہ سچی توحید ہی عطا ہو سکتی ہے۔ علامہ اقبال نے فرمایا:

روح ایمان مغز قرآن جان دین
ہست حب رحمۃ للعالمین ﷺ

پھر اگر یہ حضرات اسی پر اصرار کریں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو غوث یا غریب نواز یا فریادرس نہیں بنا سکتا تو اس حدیث قدسی کو کہاں لے جائینگے جو مندرجہ ذیل ہے

حدیث قدسی

اور ہے بھی صحیح بخاری میں اور حدیث بھی صحیح ہے: **وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبتۂ فاذا احبتۂ فکنت سمعۂ الذی یسمع بہ وبصرۂ الذی یبصر بہ ویدۂ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا وان سالنی لاعطینۂ............الخ.**

﴿راوہ البخاری، مشکوٰۃ۔ص ۱۹۷، قال حمزہ احمد اسنادہ صحیح، وقال البغوی ھذا حدیث صحیح﴾

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ نفلی عبادت سے میرا قرب چاہتا ہے حتی کہ میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں اور جب میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور وہ میری قدرت سے چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں۔

رہتا کہ حاکم تو اللہ ہی ہے ”کیا وہ ہمارے لئے کافی نہیں؟“ کیوں بندوں سے مشکل کشائی چاہتے ہیں؟

تمثیل

ایک مولوی صاحب کی زمین یا دوکان پر قبضہ گروپ نے قبضہ کرلیا اب مولوی صاحب مشکل میں پڑ گئے مولوی صاحب کے کسی دوست کے مراسم گورنر کے ساتھ تھے اس دوست نے گورنر کے ہاں جا کر مدد چاہی گورنر نے وہ قبضہ واپس دلا دیا تو انصاف سے بتایئے کہ گورنر نے مولوی صاحب کی مشکل کشائی کی یا نہیں؟ ﴿لفظ مشکل کشا، یہ فارسی کا لفظ ہے اس کا معنی ہے مشکل حل کرنے والا﴾ تو بتایئے کہ گورنر نے مولوی صاحب کی مشکل حل کی یا نہیں؟ پھر اگر مولوی صاحب گورنر کے ہاں چلے جائیں اور جا کر کہیں گورنر صاحب میں آپ کو مشکل کشا یا حاجت روا ہرگز نہیں مانوں گا کیونکہ مشکل کشا، حاجت روا تو اللہ ہے۔ یہ سن کر گورنر صاحب کہیں مولوی صاحب یہ بات دو چار دن پہلے آپ نے کہی ہوتی تو پھر دیکھتے کہ کیسے اللہ بغیر وسیلہ کے آپ کی حاجت روائی کرتا ہے۔

ہمارے ہاں مسئلہ بے غبار ہے کہ حاجت روائی اللہ تعالیٰ نے ہی کی ہے مگر گورنر کے وسیلہ سے۔ یوں ہی مشکل کشائی حاجت روائی اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے مگر نبیوں ولیوں غوثوں کے وسیلہ سے جیسے کہ جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے آئے اور ان کی وجہ سے فتح نصیب ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وما النصر الامن عنداللّٰہ۔ ﴿قران مجید﴾

یعنی یہ مدد اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی جو کہ فرشتوں کے وسیلہ سے پہنچی۔

﴿تنبیہ﴾

یہ لوگ آڑ لیتے ہیں مافوق الاسباب کی مگر مافوق الاسباب کہاں ہے کیونکہ جو سبب حکیم وڈاکٹر کے ہاں سے شفاء لینے کا بنا وہی سبب غوث داتا، غریب نواز، مشکل کشا کے ہاں جانے کا بنا اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی عطا اسی لئے حدیث پاک میں فرمایا:

واذا ارادالله بعبد خیراً صیّر حوائج الناس الیه.

﴿جامع صغیر﴾

یعنی جب اللہ تعالےٰ اپنے کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو لوگوں کی حاجتیں اس کی طرف پھیر دیتا ہے اسے لوگوں کیلئے حاجت روا بنا دیتا ہے۔

ہاں بت پرست مشرکین مکہ وغیرہ چونکہ اپنے بتوں کو معبود جانتے تھے لہٰذا وہ مافوق الاسباب کے مرتکب ہوتے تھے۔

اللہ تعالےٰ قرآن وحدیث کو صحیح سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

میرے عزیز! اللہ تعالےٰ وہاب مطلق ہے وہ جسے چاہے جو چاہے عطاء کرے کوئی روک نہیں سکتا چاہے کسی کو غوث بنائے، حاجت روا بنائے، مشکل کشا بنادے، داتا گنج بخش بنادے۔ قرآن مجید میں ہے:

قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشآء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشآء وتذل من تشآء بیدک الخیر انک علےٰ کل شیء قدیر.

﴿قرآن مجید﴾

یعنی اے محبوب آپ اپنے رب تعالےٰ کے دربار یوں عرض کریں اے اللہ اے ملکوں کے مالک تو جسے چاہے ملک عطاء کرے اور

جس سے چاہے ملک لے لے اور تو جسے چاہے عزت عطاء کرے اور تو جسے چاہے ذلت ورسوائی عطاء کرے تیرے دست قدرت میں خیر ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یہ اللہ تعالےٰ کی عطا کی ہوئی عزت ہی ہے کہ حضور داتا گنج بخش قدس سرہٗ کے دربار سارے ہی آتے ہیں وزیر بھی آتے ہیں صدر بھی آتے ہیں ولی بھی آتے ہیں غوث وابدال بھی آتے ہیں یہاں سلطان الھند خواجہ غریب نواز قدس سرہٗ نے بھی حاضری دی اور چلہ پورا کرنے کے بعد جب باہر تشریف لائے تو زبان مبارکہ پر تھا:

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را راہنما

الحاصل سب ہی نیازمندانہ حاضری دیتے ہیں: وتعز من تشآء. اللہ تعالےٰ جسے چاہے عزت عطا کرتا ہے۔

الحاصل بیشک اللہ تعالےٰ مالک الملک ہے وہ جو چاہے کرے چاہے تو موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کو سانپ بنا کر حاجت روائی کردے۔

سبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء وھو علیٰ کل شیء قدیر.

لیکن حیرت اس بات کی ہے کہ اللہ تعالےٰ ایک خشک لکڑی کے ذریعے فرعونی طاغوتی طاقتوں سے رہائی دے دے جیسے کہ قرآن مجید گواہ ہے مگر نبیوں ولیوں کو عطا کردہ طاقت کا سرے سے انکار کردیا جائے یہ کونسی مسلمانی ہے؟

اصل میں وجہ یہ ہے کہ جو دل محبت اور عشق رسول اکرم ﷺ سے خالی ہو اس دل میں صحیح توحید آسکتی ہی نہیں۔

میاں عبدالرشید صاحب نے نور بصیرت کے عنوان کے تحت لکھا ہے جو دل حضور ﷺ کی محبت سے خالی ہے وہ خانہ خالی کی مانند ہے اس پر شیاطین قبضہ جما لیتے ہیں اس کی سوچ الٹ جاتی ہے پھر اسے اچھی چیزیں بری اور بری چیزیں اچھی لگتی ہیں۔

نتیجہ

نتیجہ یہ نکلا کہ عشق رسول اکرم ﷺ کے بغیر نہ قرآن سمجھ آسکتا ہے نہ ایمان صحیح مل سکتا ہے نہ سچی توحید ہی عطا ہو سکتی ہے۔ علامہ اقبال نے فرمایا:

روح ایمان مغز قرآن جان دین

ہست حب رحمۃ للعالمین ﷺ

پھر اگر یہ حضرات اسی پر اصرار کریں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو غوث یا غریب نواز یا فریادرس نہیں بنا سکتا تو اس حدیث قدسی کو کہاں لے جائینگے جو مندرجہ ذیل ہے

حدیث قدسی

اور ہے بھی صحیح بخاری میں اور حدیث بھی صحیح ہے: **ومایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہٗ فاذا احببتہٗ فکنت سمعہٗ الذی یسمع بہ وبصرہٗ الذی یبصر بہ ویدہٗ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھاوان سالنی لاعطینہٗ............الخ.**

﴿راوہ البخاری، مشکوٰۃ۔ص ۱۹۷، قال حمزہ احمد اسنادہ صحیح، وقال البغوی ھذا حدیث صحیح﴾

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ نفلی عبادت سے میرا قرب چاہتا ہے حتی کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں اور جب میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور وہ میری قدرت سے چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں۔

اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے امام المتکلمین امام رازی قدس سرہٗ نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور ولی کے کانوں میں سرایت کرتا ہے تو **سمع القریب والبعید**۔ وہ ولی نزدیک سے بھی سن لیتا ہے اور دور سے بھی سن لیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور ولی کی آنکھ میں آجاتا ہے تو **رای القریب والبعید** وہ ولی نزدیک سے بھی دیکھ لیتا ہے اور دور سے بھی دیکھ لیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور ولی کے ہاتھ میں آجاتا ہے تو **قدر علے التصرف فی الصعب والسهل والبعید والقریب** تو وہ ولی مشکل اور آسان کاموں میں نیز دور و نزدیک میں تصرف کر سکتا ہے۔ اور اسے فنا کا درجہ کہا جاتا ہے۔

تمثیل

لوہا ٹھنڈا ہے لوہا جلاتا نہیں لیکن اگر لوہے کا ٹکڑا آگ میں رکھ کر اس پر پھونکا جائے جیسے کہ بھٹیوں میں رکھ کر کرتے ہیں تو آہستہ آہستہ آگ اس پر اثر ڈالتی ہے حتیٰ کہ وہ لوہا آگ کے رنگ میں رنگا جاتا ہے اور وہ فنا کا درجہ حاصل کر لیتا ہے یعنی لوہا **فانی فی النار** ہو گیا پھر اس

لوہے کو نکال کر کپڑے پر رکھو تو وہ کپڑے کو جلائے گا اور اگر اس کو جسم کے کسی حصے پر لگاؤ تو وہ جسم کو جلائے گا گویا کہ جو کام آگ کرتی ہے وہ لوہا کر رہا ہے حالانکہ لوہا فی نفسہ ٹھنڈا ہے اس میں حرارت نہیں ہے یوں ہی بلا تشبیہ بندہ جب نفلی عبادت کرتے کرتے فنا کا درجہ حاصل کرتا ہے تو وہ وہ کام کرتا ہے جو قدرت کرتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ حاجت روائی کرتا ہے مشکل کشائی کرتا ہے غریب نوازی کرتا ہے تو بندہ جب فنا کا درجہ حاصل کر لے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی عطا سے حاجت روائی مشکل کشائی اور غریب نوازی کر سکتا ہے اور اللہ والوں کی حاجت روائی غریب نوازی کے بے شمار واقعات ہیں جن میں سے بطور نمونہ چند واقعات کتاب کے آخر میں درج کئے گئے ہیں۔

﴿سوال﴾

وہ حضرات جو کہتے ہیں کہ ولیوں، غوثوں، قطبوں میں سے کوئی حاجت روا مشکل کشا غریب نواز یا داتا نہیں ہو سکتا وہ اس لوہے کے ٹکڑے پر جو فانی فی النار ہو کر آگ کا رنگ اختیار کر چکا ہے وہ اس لوہے پر ہاتھ رکھ کر دیکھیں اگر وہ لوہا وہ کام نہ کرے جو آگ کرتی ہے

یعنی ہاتھ یا کپڑا نہ جلائے تو وہ حضرات سچے اور ہم اپنی شکست مان لیتے ہیں اور اگر وہ لوہا کپڑے یا جسم کو جلا دے کیونکہ وہ فنا کا درجہ حاصل کر کے مظہر نار بن چکا ہے تو تم مان جاؤ کہ بندہ نفلی عبادت کے ذریعہ مظہر قدرت الٰہی بن کر کوئی غوث کوئی غریب نواز کوئی حاجت روا کوئی داتا بن سکتا ہے **ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشآء واللہ ذو الفضل العظیم.**

تنبیہ

علم کی دو قسمیں ہیں۔ایک ظاہری علم دوسرا باطنی علم جو کہ بزرگانِ دین کے ذریعہ اور وسیلہ سے رسول خدا سید انبیاء ﷺ کے سینہ مبارکہ سے حاصل ہوتا ہے۔

ظاہری علم کی مثال بجلی کی فٹنگ ہے اور باطنی علم بجلی کا کرنٹ ہے۔تو اگر کوئی شخص مکان یا کوٹھی بناتا ہے اس میں شاندار طریقے سے فٹنگ کراتا ہے قسما قسم کے بلب رنگا رنگ کی ٹیوبیں اور قمقمے گلوب نصب کراتا ہے مگر وہ بجلی کا کرنٹ حاصل نہیں کرتا ظاہری فٹنگ پر ہی خوشیاں مناتا ہے کہ یہ ٹیوب کیسی خوبصورت ہے یہ گلوب کتنا خوشنما ہے مگر وہ اندھیری رات کے انجام سے بے خبر ہے وہ فٹنگ کی ظاہری خوبصورتی

پر ہی قانع ہے کہ اچانک سورج غروب ہو جاتا ہے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھا جاتا ہے۔ تو اب اسے سوائے ندامت کے کچھ حاصل نہ ہوگا کیونکہ اس نے بجلی کا کرنٹ حاصل کیا ہی نہیں تو روشنی کہاں سے آئے۔

یوں ہی جن لوگوں نے ظاہری علم تو حاصل کر لیا عالم فاضل اور محدث بھی بن گئے مگر باطنی علم جو کہ رحمۃ للعالمین ﷺ کے سینہ مبارکہ سے بزرگانِ دین کے وسیلہ سے حاصل کیا جاتا ہے وہ حاصل کیا ہی نہیں تو جب زندگی کا سورج غروب ہو جائے گا اور قبر میں ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھا جائے گا تو وہاں سوا حسرت وندامت کے کچھ حاصل نہیں ہوگا کیونکہ روحانی کرنٹ حاصل کیا ہی نہیں۔ پھر جب قبر میں منکر نکیر پوچھیں گے یہ سامنے کون نظر آ رہا ہے تو وہاں **ھاھا لاادری** ہائے میں نہیں جانتا اس کے سوا کوئی جواب نہیں بن پڑیگا اور وہاں یہ ظاہری علم کچھ فائدہ نہیں دے گا اور جن حضرات نے ظاہری علم کے ساتھ باطنی علم جو کہ بغداد شریف، لاہور، اجمیر شریف، پاکپتن شریف، سرھند شریف ان مین لائنوں سے ہوتا ہوا شرقپور شریف، علی پور شریف، چورہ شریف، سیال شریف سے حاصل کیا جاتا ہے حاصل کر لیا ہے تو جب ان کی زندگی کا سورج غروب

ہوگا اور قبر میں جائینگے تو اس روحانی کرنٹ سے قبر نور کا گہوارہ بن جائے گی اور جب پل صراط پر جائینگے تو اللہ تعالٰی کے اس فرمان:

یوم تری المؤمنین والمؤمنات یسعی نورھم بین ایدیھم وبایمانھم. کے مطابق ان کے آگے پیچھے نور ہی نور ہوگا۔

بلکہ یہ حضرات جو کہتے ہیں کیا ہمیں اللہ کافی نہیں یہ تو وسیلہ کو مانتے ہی نہیں مگر وسیلہ کے بغیر پاور ہاوس سے بجلی حاصل کرنا ناممکن ہے

ایں خیال ست ومحال ست وجنوں

اگر کسی کو شک ہو تو وہ بغیر وسیلہ کے پاور ہاوس سے بجلی حاصل کر کے دکھائے وہاں تو جو پندرہ فٹ سے قریب ہوا بجلی جلا کر راکھ کر دیگی ایرا وغیرہ کس گنتی شمار میں ہیں وہاں تو اللہ تعالٰی کے پیارے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب خواہش ظاہر کی: **رب ارنی انظر الیک** تو روحانی بجلی کی ایک ہی چمک آئی اور کوہ طور جل کر خاکستر ہوگیا۔

الحاصل باطنی علم کے سوا دین حاصل نہیں ہوسکتا۔ اسی لئے علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا:

دین مجو اندر کتب اے بے خبر۔۔ علم وحکمت از کتب وے از نظر

یعنی اے بے خبر انسان دین کتابوں میں مت تلاش کر، ہاں کتابوں سے علم اور دانائی تو حاصل ہوسکتی ہے مگر دین بزرگوں کی نظر سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

دعاء

یااللہ! جو لوگ ایسے مدرسوں میں داخل ہونے سے لیکر قبر کی دیواروں تک تیرے ولیوں تیرے دوستوں کے پیچھے لٹھ لے کر لگے رہتے ہیں اور اسی کا پرچار کرتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غوث نہیں، کوئی داتا نہیں، کوئی غریب نواز نہیں کوئی حاجت روا نہیں ان کو بھی نظر بصیرت عطا کر وہ بھی تیرے ان پاکباز بندوں کی عزت کو دیکھ لیں جن کو تو نے دونوں جہاں کی عزت سے نوازا وتعز من تشاء اور وہ بھی دنیا سے جانے سے پہلے باطنی علم حاصل کر کے اپنی قبروں کو نور کے بقعے بنالیں آمین۔

دعاء گو فقیر ابوسعید غفرلہٗ

علیہ کے چند ارشادات پیش کر رہے ہیں وہ حاجی صاحب جو کہ اکابر علمائے دیوبند کے پیر ومرشد ہیں مثلاً مسلک دیوبند کے مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا خلیل احمد انبیٹھوی ودیگر علماء کے پیر ومرشد ہیں وہ لکھتے ہیں

﴿۱﴾

پڑا ہوں بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
میری کشتی کنارہ پر لگا دُیا رسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کر دیا آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈبا دو یا ترا دُیا رسول اللہ

﴿کلیات امدادیہ گلزار معرفت صفحہ ۴ مطبع راشد کمپنی دیوبند﴾

﴿۲﴾

یہی حاجی حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر ومرشد خواجہ نور محمد صاحب کو حاجت روا مان رہے ہیں اور ان سے یوں مدد مانگتے ہیں:

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
تم سوا اوروں سے ہرگز نہیں کچھ التجا
بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا
آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا برملا
اے شاہ نور محمد وقت ہے امداد کا

﴿۳﴾

یہی حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ واشگاف الفاظ میں حیدر کرار شیر خدا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا کہہ رہے ہیں:

ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے ﴿ارشاد مرشد﴾

﴿۴﴾

مشکل کشائی کا ایک واقعہ بھی ملاحظہ ہو۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خدا جانے لوگ مجھے کیا سمجھتے ہیں اور میں کیا ہوں محبوب علی نقاش نے آکر بیان کیا کہ ہمارا آگبوٹ ﴿جہاز﴾ تباہی میں تھا میں مراقب ہو کر آپ سے ملتجی ہوا آپ نے مجھے تسکین دی اور آگبوٹ کو تباہی سے

بچالیا۔ ﴿شمائم امدادیہ۔ص ۱۷۷﴾

﴿۵﴾

نیز حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ دربار رسالت میں یوں عرض کرتے ہیں:

اے رسول کبریا فریاد ہے
یا محمد مصطفی فریاد ہے
سخت مشکل مین پھنسا ہوں آج کل
اے مرے مشکل کشا فریاد ہے

﴿۶﴾

مسلک دیو بند کے مولانا قاسم صاحب بانی ادارالعلوم دیو بند رسول اکرم ﷺ سے یوں مدد مانگتے ہیں:

مدد کرے اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

﴿قصائد قاسمی مکتبہ رشیدیہ دہلی، ص ۸﴾

﴿ ۷ ﴾

مولوی محمد یعقوب صاحب نانوتوی دیوبندی نے منظوم شجرہ لکھا ہے اس میں حیدر کرار مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے:

ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے

لہٰذا ان کے ماننے والے علماء سے اپیل ہے کہ ذرا سوچیں کہ وہ کس کے پیچھے جا رہے ہیں۔ کیوں غیروں کے دامن میں چھپتے ہیں کیا بہتر نہیں کہ اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلیں خود بھی دوزخ سے بچ جائیں اور اللہ کی مخلوق کو بھی دوزخ میں گرنے سے بچائیں میں امید کرتا ہوں کہ یہ حضرات میری گذارشات پر ضرور غور کرینگے توفیق دینے والا اللہ ہے جل جلالہٗ۔ جس کے قبضہ قدرت میں ہدایت ہے۔

یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

﴿محتاج دعا فقیر ابو سعید غفرلہٗ﴾

۷ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ

اللہ والوں کی حاجت روائی اور مشکل کشائی کے چند واقعات

﴿۱﴾

شیخ ابوعبداللہ بن یعقوب کی کرامت ہے کہ شیخ ابراھیم بہت زیادہ بیمار ہوگئے زندگی سے مایوسی ہوگئی لوگ موت کے انتظار کیلیئے حاضر ہوگئے مجمع میں سے کسی نے عرض کیا حضور اگر آپ ان کو کچھ مہلت لے دیتے تو کیا اچھا تھا یہ سن کر آپ پر ایک حالت طاری ہوئی جب افاقہ ہوا تو فرمایا میں نے اس کو دس سال کی مہلت لے دی ہے۔

اس فرمان کے بعد حضرت شیخ ابراھیم تندرست ہوئے اور دس سال زندہ رہے اور ان دس سالوں میں شیخ ابراھیم کی اولاد بھی ہوئی اس اولاد کو دس سالہ اولاد کہا جاتا تھا۔ پھر دس سال کے بعد شیخ ابراھیم کا وصال ہوگیا۔

﴿جمال الاولیاء۔ص ۱۲۸ مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی﴾

﴿۲﴾

ایک شخص مولانا محمد اسماعیل صاحب ﴿وڈے میاں صاحب﴾ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا حضور میری شادی ہوئی ہے میری بیوی حافظ قرآن ہے اور میں ان پڑھ ہوں وہ مجھے قریب نہیں آنے دیتی اور کہتی ہے کہ پہلے قرآن مجید یاد کرو۔ یہ سن کر حضرت وڈے میاں صاحب نے فرمایا چھ مہینے ہمارے پاس رہو اور قرآن مجید یاد کرنا شروع کردو انشاء اللہ حافظ قرآن بن جاؤ گے۔اس نے نہایت عاجزی سے عرض کیا حضور بہت مشکل ہے مہربانی کیجئے آپ کو رحم آ گیا اور فرمایا اچھا یوں کرو کل فجر کی نماز یہاں میرے پیچھے پڑھو لیکن دائیں طرف کھڑے ہونا پھر جب آپ نے دوسرے دن فجر کی نماز پڑھائی اور دائیں طرف سلام پھیرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا تو دائیں طرف کے سارے نمازی حافظ قران بن گئے اور جب بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا تو بائیں طرف کے ان پڑھ نمازی ناظرہ خواں بن گئے۔ ﴿علمائے ھند کا شاندار ماضی۔ص ۳۹۱﴾

تنبیہ
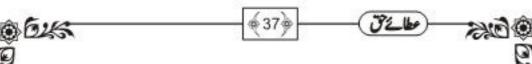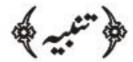
مصنف علمائے ھند کا مسلک بھی دیو بندی ہے جو کہ کتاب سے ظاہر ہے۔

﴿۳﴾

حضرت خواجہ محمد شربینی رحمۃ اللہ علیہ اپنی لاٹھی کو فرماتے تو انسان بن جا تو وہ انسان بن جاتی آپ اسے فرماتے ہمیں بازار سے یہ لا کر دو یہ لا کر دو تو جیسے آپ فرماتے وہ ویسے ہی کام کرتا اور جب وہ خدمت سے فارغ ہو جاتا تو وہ پھر لاٹھی بن جاتی۔

﴿جمال الاولیاء صفحہ ۸۳﴾

﴿نوٹ﴾

اگر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی سانپ بن سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ولی کی لاٹھی بھی انسان بن سکتی ہے کیونکہ ولی مظہر قدرت الٰہی ہوتا ہے۔

﴿۴﴾

حضرت سہل بن عبداللہ تستری ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن میں وضو کر کے جامع مسجد کو روانہ ہوا اور یہ ابتدائی حالت کا قصہ ہے پس میں نے دیکھا کہ مسجد لوگوں سے بھری ہوئی ہے اور خطیب منبر پر چڑھا چاہتا ہے میں نے ادب کو ملحوظ نہ رکھا اور لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتا ہوا پہلی صف میں جا پہنچا اور بیٹھ گیا کیا دیکھتا ہوں کہ میری داہنی طرف ایک خوبصورت خوشبو والا جوان بیٹھا ہے جس پر صوف کے کمبل ہیں جب اس نے میری طرف نگاہ کی تو کہا اے سہل آپ کا کیسا مزاج ہے میں نے جواب دیا حق تعالےٰ تم کو صلاح بخشے اچھا ہوں مگر متفکر ﴿فکر مند﴾ رہ گیا کہ یہ مجھے جانتا ہے اور میں نے اس کو نہیں پہچانا میں اسی حالت میں تھا کہ دفعۃً مجھ کو پیشاب کی سخت ضرورت محسوس ہوئی جس نے مجھے بے چین کر دیا پس مجھے نہایت پریشانی ہوئی کہ باہر جاؤں تو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر جاؤں گا اور بیٹھا رہوں تو میری نماز ہی کیا ہوگی پس اس جوان نے میری طرف دیکھا اور کہا اے سہل تم کو پیشاب کی سخت ضرورت ہے میں نے کہا جی ہاں۔ پس اس نے اپنے کندھوں

سے کملی اتار دی اور مجھ کو اس میں ڈھانپ لیا اور اس کے بعد کہا کہ اپنی ضرورت پوری کرلو مگر جلدی کرو تا کہ نماز میں شامل ہو سکو حضرت سہل فرماتے ہیں پس مجھے غشی طاری ہو گئی اور جب میں نے آنکھ کو کھولا تو دیکھتا ہوں میں ایک کھلے ہوئے دروازہ پر کھڑا ہوں اور مجھے آواز سنائی دی کوئی کہنے والا کہتا ہے دروازہ کے اندر جاؤ اللہ تم پر رحم کرے پس میں اندر گیا تو دیکھتا ہوں کہ ایک مضبوط محل ہے اونچی عمارت اور ستونوں والا اور ایک کھجور کا درخت کھڑا ہے اور اس کی ایک جانب شہد سے زیادہ میٹھا پانی سے بھرا ہوا وضو کا برتن رکھا ہے اور ایک جگہ ہے پیشاب کرنے کی اور تولیہ لٹکا ہوا ہے اور مسواک رکھی ہے پس میں نے کپڑے اتارے اور پیشاب کیا اور وضو کر کے تولیہ سے ہاتھ منہ پونچھا پس ایک آواز سنائی دی کہ کوئی آواز دیتا ہے اے سہل اگر قضا حاجت کر چکے ہو تو ہاں کر دو پس میں نے کہا ہاں تو اس جوان نے میرے اوپر سے کملی اتار دی تو دیکھتا کیا ہوں کہ میں اپنی جگہ بیٹھا ہوا ہوں اور میرے حال کی کسی کو بھی خبر نہیں ہوئی پس میں اپنے دل میں بہت ہی حیران رہا کہ یہ کیا قصہ پیش آیا پھر دفعۃً نماز کھڑی ہو گئی میں نے نماز پڑھی مگر نماز میں میرا یہی دھیان رہا کہ اس

جوان کو معلوم کروں کہ یہ کون بزرگ ہیں پس جب فارغ ہوئے تو میں
ان کے پیچھے ہولیا پس وہ ایک کوچہ میں داخل ہوئے اور میری طرف منہ
کر کے فرمایا اے سہل جو کچھ تم کو نظر آیا شائد اس کا تمہیں یقین نہیں آیا
میں نے کہا واقعی مجھے یقین نہیں آیا انہوں نے فرمایا اچھا تم اس دروازہ
میں داخل ہو جاؤ اللہ تم پر رحم کرے پس میں نے جو دیکھا تو وہی دروازہ تھا
اور اندر محل میں گیا تو وہی وضو کا برتن اور کھجور کا درخت اور سب حالتیں
وہی دیکھیں۔

﴿انوار المحسنین ۔ص ۳۳ مطبع اشرف المطابع تھانہ بھون﴾

﴿۵﴾

شیخ صالح کردی رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ میرے پاس کچھ
بکریاں تھیں اور ایک چرواہا تھا وہ حسب معمول ایک دن بکریوں کو باہر
لے گیا تو جب اس کے واپس آنے کا وقت تھا وہ واپس نہ آیا میں اس کی
تلاش میں نکلا مگر کوئی پتہ نہ چلا میں سیدھا حضرت شیخ کی خدمت میں
حاضر ہوا آپ اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے تھے مجھے دیکھا تو فرمایا
کیا بکریاں چلی گئی ہیں میں نے عرض کیا جی حضور تو فرمایا ان کو بارہ

آدمیوں نے پکڑ لیا ہے اور انہوں نے چرواہے کو فلاں گھاٹی میں باندھ رکھا ہے اور فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعاء کی ہے کہ ان پر نیند طاری فرمادیں اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کر دیا ہے تم فلاں جگہ جاؤ ان آدمیوں کو سوتا ہوا پاؤ گے اور سوائے ایک بکری کے جو کھڑی اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہے سب بکریوں کو بیٹھا ہوا پاؤ گے۔ میں جب وہاں گیا تو جیسے حضرت شیخ نے فرمایا تھا واقعی ایسا ہی دیکھا کہ ایک بکری کھڑی دودھ پلا رہی تھی میں بکریوں کو ہانک کر لے آیا۔

﴿جمال الاولیاء۔ ص ۱۱۶ مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی﴾

﴿۶﴾

سیدی خواجہ بہاؤالدین شاہ نقشبند قدس سرہٗ خوارزم کی طرف جا رہے تھے اور آپ کے ہمراہ شیخ شادی بھی تھے آگے دریا آ گیا تو حضرت خواجہ شاہ نقشبند قدس سرہٗ نے شیخ شادی سے فرمایا پانی کے اوپر چلے چلو شیخ شادی ڈر گئے کہ کہیں ڈوب نہ جاؤں آپ نے پھر فرمایا چلے چلو اور غضبناک نگاہوں سے دیکھ کر فرمایا میں جو کہہ رہا ہوں کہ پانی کے اوپر چلے چلو یہ سن کر شیخ شادی پانی پر چل پڑے اور پیچھے پیچھے خود خواجہ

شاہ نقشبند قدس سرہٗ چل رہے تھے اور جب دریا سے پار گذر گئے تو فرمایا شیخ شادی دیکھو تو کہیں تمہارا پاؤں کا تلوا تو نہیں بھیگا دیکھا تو تلوے پر نمی تک نہ تھی۔ ﴿جامع کرامات اولیاء۔ص ۱۵۱ جلد ۱﴾

﴿ ۷ ﴾

امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نہاوند کی طرف لشکر بھیجا جس کا سپہ سالار حضرت ساریہ بن زنیم خلجی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بنایا تھا۔ وہاں جب گھمسان کی جنگ ہو رہی تھی اور دشمن غلبہ کرنا چاہتا تھا اتفاق سے وہ جمعہ کا دن تھا سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مدینہ منورہ سے ہی جنگ کا منظر دیکھ لیا تھا۔ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: یاساریہ الجبل یعنی اے ساریہ پہاڑ کی خبر لے یہ آواز مبارک نہاوند میں اسلامی لشکر نے سن لی تھی حالانکہ نہاوند مدینہ منورہ سے پانچ سو فرسخ یعنی پندرہ سو میل کے فاصلہ پر تھا اور سب نے آواز کو پہچان لیا کہ یہ امیر المؤمنین فاروق اعظم کی آواز ہے چنانچہ وہ پہاڑ کی طرف ہوئے تو اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا کر دی۔ ﴿شرح عقائد نسفی، جامع کرامات اولیاء ۔ص ۱۵۷ جلد ۱، جمال الاولیاء۔ص ۶۹، انوار الحسنین۔ص ۳۶ جلد ۱، فتاوی حدیثیہ۔ص ۲۵۷﴾

اس واقعہ کے متعلق امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ جمعہ کے دوران یہ فرمایا: یاساریہ الجبل تو سامعین میں مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم بھی موجود تھے اور جمعہ کے بعد جب نمازی آپس میں بیٹھے تو براہ تعجب کہنے لگے امیر المؤمنین نے دوران خطبہ یہ کیا کہہ دیا ہے اور کون ہم میں ساریہ ہے یہ سن کر مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دعوہ فما دخل فی امر الا خرج منہ یعنی اس بات کو رہنے دو کیونکہ امیر المؤمنین عمر جس معاملہ میں دخل دیتے ہیں اسے کر کے چھوڑتے ہیں

اس کے چند دنوں بعد مدینہ منورہ میں فتح ونصرت کی خوشخبری پہنچ گئی۔

﴿جامع کرامات اولیاء۔ ص ۱۵۷، جمال الاولیاء۔ ص ۶۹ مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی﴾

یہ چند واقعات بطور نمونہ پیش خدمت ہیں ورنہ ایسے واقعات ہزاروں کی تعداد میں ہیں جو کہ بڑے بڑے محدثین علمائے راسخین نے اپنی اپنی کتابوں میں درج کئے ہیں۔ مثلاً خواجہ فرید الدین عطار قدس سرہ نے

تذکرۃ الاولیاء میں۔ حب رسول ﷺ علامہ نبہانی قدس سرہٗ نے جامع کرامات اولیاء میں اور سیدنا امام یافعی نے روض الریاحین میں اور نہیں تو ''خلیفۃ اللہ'' کا مطالعہ کر کے دیکھ سکتے ہیں۔

نوٹ

فقیر نے زیادہ تر حوالہ جات جمال الاولیاء کے دیئے ہیں تاکہ مسلک دیوبند والے علماء غیر مقلدوں کے ہمنوا ہو کر ولیوں غوثوں قطبوں کی مخالفت کر کے اللہ تعالیٰ کے مغضوب نہ بن جائیں: **من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب.** ﴿صحیح بخاری﴾

اور اگر پھر بھی انہیں کا ساتھ دینا ہے تو ہمارے سوال کا جواب دیں کہ آپ سچے ہیں یا آپ کے حکیم الامت؟

ہماری دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو نظر بصیرت عطا کرے اور وہ اولیاء کرام کا مقام دیکھ لیں۔۔۔ **حسبنا اللہ ونعم الوکیل**

یہاں اگر کوئی سوال کرے کہ ہم تو غیر مقلد ہیں ہم تو صرف قرآن حدیث کو ماننے والے ہیں ہم ایسی کراموں کو نہیں مانتے تو اس

کے جواب میں کہا جائے گا کہ ایسی ہزاروں کرامتیں ہیں جن سے بڑی بڑی معتبر کتابیں بھری پڑی ہیں ان کا انکار کرنا ایسا ہی ہے جیسے دوپہر کے وقت سورج کا انکار کرنا ہے اور ان کرامتوں کا وہی انکار کرے گا جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے ولیوں اور دوستوں کا بغض بھرا ہوگا اور اگر آپ ان کرامتوں کو نہیں مانتے تو ہم قرآن مجید سے ولی کی حاجت روائی اور مشکل کشائی کا ثبوت پیش کر دیتے ہیں۔

﴿۸﴾

جب ملکہ بلقیس ملک سبا سے اپنے تخت کو مقفل کر کے سیدنا سلیمان علیہ السلام کی طرف روانہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے نبی سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: **قال یاایھا الملاء ایکم یاتینی بعرشھا قبل ان یاتونی مسلمین قال عفریت من الجن انا آتیک به قبل ان تقوم من مقامک وانی علیه لقوی امین .**

فرمایا اے سردارو! کوئی ہے تم میں سے جو بلقیس کے تخت کو اس کے آنے سے پہلے حاضر کر سکے تو ایک زور آور جن نے کہا حضور میں لاسکتا ہوں آپ کی کچہری برخاست ہونے سے پہلے یہ سن کر ایک ولی

نے عرض کیا: **قال الذی عندہ علم من الکتاب انا آتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک.**

یعنی اس نے کہا جس کے پاس کتاب الٰہی کا علم تھا حضور میں بلقیس کے تخت کو آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے لا سکتا ہوں: **فلما راہ مستقرا عندہ قال ھٰذا من فضل ربی.**

﴿قرآن مجید سورہ نمل﴾

یعنی سلیمان علیہ السلام نے دیکھا تو تخت موجود تھا۔ دیکھ کر فرمایا یہ میرے رب تعالیٰ کا فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ولی نے ایک ماہ کی مسافت سے وہ وزنی تخت آنکھ جھپکنے سے پہلے حاضر کر دیا۔ اے ولیوں کے ساتھ عقیدت رکھنے والے مسلمان بھائی مندرجہ بالا واقعات پر غور کر اور دیکھ کیسے ولیوں نے اللہ تعالیٰ کی عطاء سے حاجت روائی اور مشکل کشائی کی۔

ہوشیار! خبردار! دوسرے لوگ مافوق الاسباب کی پچر لگا کر تجھے ولیوں کے دامن سے دور نہ کر دیں۔ **حسبنا اللہ ونعم الوکیل**

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہٗ

۷ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ

تاثرات الحاج مولانا محمد راشد حبیب زید شرفہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لانبی بعدہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین .

امابعد! میں نے کتاب ''عطاءِ حق'' کا مطالعہ کیا تو دل باغ باغ ہوگیا والحمدللہ رب العالمین محترم مصنف صاحب زید مجدہ نے برادرم حافظ محمد شہباز صاحب کے تینوں سوالوں کے جواب دینے کا حق ہی ادا نہیں کیا بلکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دکھایا ہے۔ جو مسلمان اس کتاب کا تعصب سے بالاتر ہو کر مطالعہ کرے گا اسے انشاء اللہ تعالی راہ حق مل جائے گی۔ اللہ تعالی اپنے حبیب نبی کریم ﷺ کے طفیل حضرت مصنف مدظلہ کے علم وفضل میں مزید اضافہ فرمائے۔

اللہ تعالی اپنے حبیب ﷺ کی محبت کا دم بھرنے والوں کو اپنے بیگانے میں تمیز کرنے کی توفیق عطا فرمائے اس کتاب کے صفحہ ﴿۳۲﴾ پر حضرت شیخ شاہ شجاع رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا ارشاد گرامی درج ہے : یخشی علیہ سؤ الخاتمۃ ۔ یعنی جو شخص اللہ والوں اللہ تعالی کے ولیوں کے

مقامات ﴿ولی، غوث قطب﴾ کا انکار کرے، ڈر ہے کہ ایسے شخص کا خاتمہ ایمان پر نہ ہو۔اور وہ بے ایمان ہی مر جائے۔ حضرت شاہ شجاع کرمانی کے اس ارشاد مبارک میں شک نہیں۔

چنانچہ خواجہ خواجگان خواجہ بختیار کا کی دہلوی جو کہ سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ کے خلیفہ اعظم ہیں۔انہوں نے دلیل العارفین میں اپنے پیر و مرشد سلطان الہند خواجہ اجمیری کا ارشاد گرامی تحریر کیا ہے۔

آپ نے فرمایا ایک آدمی تھا جس کے دل میں اللہ والوں اولیاء کرام کے ساتھ بغض و حسد تھا وہ ان حضرات سے منہ موڑے رکھتا اور اولیاء اللہ کو دیکھنا بھی پسند نہ کرتا ﴿جیسے آج کل سیدی داتا گنج بخش قدس سرہ کے دربار شریف کو کچھ لوگ دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے﴾ وہ شخص جس کے دل میں بغض و حسد تھا جب مر گیا اور اسے قبر میں اتار گیا اور اس کا منہ قبلہ کی طرف کیا تو اس کا منہ قبلہ کی طرف سے پھر گیا پھر دوبارہ اس کا منہ قبلہ رخ کیا پھر پھر گیا کئی بار ایسا ہوا۔دفن کرنے والوں کو بہت حیرانی ہوئی کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔

خلق را تعجبی و حیرانی پیدا گشت ہاتفے آواز داد کہ اے مسلماناں خود را ایں مردار چہ رنجہ دادید یعنی جب دفن کرنے والوں کو تعجب اور حیرانگی ہوئی تو غیب سے آواز آئی اے مسلمانوں کیوں تکلیف کرتے ہو۔ یہ وہ شخص ہے جو کہ مشائخ کرام اور علمائے حق سے منہ موڑا کرتا تھا۔ پس ہر کہ از مشائخ وعلماء روبگرداند ما رحمت خویش از و باز داریم واز میان راندگاں بگذاریم وفرداروز قیامت وے را چوں خرس برانگیزم۔

﴿دلیل العارفین۔ ص ۲۳﴾

پس جو شخص مشائخ کرام اور علمائے حق سے منہ پھیرے ہم اس سے اپنی رحمت کو روک لیتے ہیں اور ایسے شخص کو راندہ درگاہ کر دیتے ہیں اور ایسے شخص کو قیامت کے دن ریچھ کی صورت میں اٹھائیں گے۔

میرے مسلمان بھائیو غور کرو یہ ارشاد کسی فرقہ باز ملاں مولوی کا یا کسی واعظ کا نہیں ہے بلکہ یہ ارشاد مبارک اس ذات گرامی قدر کا ہے جس نے ہندوستان میں سب سے پہلے اسلام کا جھنڈا گاڑا اور لاکھوں ہندوؤں کو حلقہ بگوش اسلام کیا جو کہ حبیب خدا سید انبیاء ﷺ کے حکم سے ہندوستان میں اسلام کا پرچار کرنے آئے تھے۔

نیز اللہ والوں سے منہ پھیرنے کا ایک اور نصیحت آموز واقعہ ملاحظہ ہو جو کہ مصنف نے تعارف تقویۃ الایمان میں لکھا ہے:

مشہور اہلحدیث عالم دین مولانا عبدالجبار کو کسی نے بتایا کہ مولوی عبدالعلی اہلحدیث جو کہ امرتسر کی مسجد تیلیاں والی کا امام ہے اور وہ آپ کے مدرسہ غزنویہ میں پڑھتا بھی ہے اس مولوی عبدالعلی نے کہا ہے ابوحنیفہ ﴿امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ﴾ سے میں اچھا اور بڑا ہوں کیوں کہ ابوحنیفہ کو صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں اور مجھے ان سے کہیں زیادہ یاد ہیں یہ سن کر مولانا عبدالجبار صاحب جو کہ بزرگوں کا نہایت ہی ادب و احترام کیا کرتے تھے حکم دیا اس نالائق عبدالعلی کو مدرسہ سے نکال دو اور ساتھ ہی فرمایا کہ وہ عنقریب مرتد ہو جائے گا۔ چنانچہ اس کو مدرسہ سے نکال دیا گیا اور پھر ایک ہفتہ بھی نہ گذرا تھا کہ وہ مولوی عبدالعلی مرزائی ہو گیا اور لوگوں نے اسے ذلیل کر کے مسجد سے بھی نکال دیا۔ زاں بعد کسی نے مولانا عبدالجبار سے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ کافر ہو جائے گا۔ فرمایا کہ جس وقت مجھے اس کی گستاخی کی خبر ملی اسی وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میرے سامنے آ گئی:

"من عادی لی ولیا فقد آذنته بالحرب."

﴿حدیث قدسی﴾

یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس کسی نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اس کے خلاف میں اعلان جنگ کرتا ہوں۔ اور میری نظر میں امام ابوحنیفہ ولی اللہ تھے اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دوسرے کی اعلیٰ چیز چھینتا ہے اور اللہ کی نظر میں ایمان سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں ہے اس لیے اس شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا تھا۔

﴿کتاب مولانا داؤد غزنوی ص ۱۹۱﴾

میری اپنے مسلمانوں بھائیوں سے اپیل ہے کہ بچو بچو ایسے لوگوں سے دور رہو تا کہ کہیں تم بھی انہیں کے رنگ میں نہ رنگے جاؤ ورنہ قبر میں جا کر پچھتانا پڑے گا مگر اُس وقت کا پچھتاوا کسی کام نہ آئے گا۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم.

فقط احقر محمد راشد حبیب غفرلہ

میانی دسوہہ ضلع فیصل آباد

اعلان

مندرجہ ذیل کتب: بی سی ٹاور سے حاصل کریں اور پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

آب کوثر	جمال مصطفیٰ ﷺ	بے ادبی کا وبال	عشق مصطفیٰ ﷺ	نظر بد	دو جہاں کی نعمتیں
عذاب الٰہی کے محرکات	مستقبل	شفاعت	بیدار کُن نصیحت	شرک اور توحید	
توحید اور فرقہ بندی	فیضان نظر	عظمت نام مصطفیٰ ﷺ	عورت کا مقام	ایک غلط فہمی کا ازالہ	
فتویٰ یارسول اللہ ﷺ	عذاب الٰہی کے محرکات	میلاد سید المرسلین ﷺ	شان محبوبی کے پھول		

دیگر شہروں میں مفت حاصل کرنے کیلئے رابطہ فرمائیں۔

شہر	نام	پتہ	فون
لاہور	جامع مسجد و مدرسہ شاہ والی	نزد جناح ہسپتال سادات کالونی	0321-4201443
ننکانہ صاحب	دارالعلوم ضیاء النبی	ہاؤسنگ کالونی	0300-4475511
سیالکوٹ	نقش لاثانی ہائی سکول	امانت پورہ، عقب جناح سٹیڈیم	0306-6139603
کوئٹہ	دارالعلوم جامعہ اسلامیہ نوریہ	منوجان روڈ، ہدہ	0313-3895850
سرگودھا	طارق سائیکل ورکس	خوشاب روڈ	0301-6703598
ٹوبہ ٹیک سنگھ	محمد ابرار عطاری	چک نمبر 386 ج۔ب	0346-4849386
کراچی	ڈاکٹر محمد اویس معصومی	جامع مسجد العمر، بچھر روڈ، گرین ٹاؤن	0345-2255080
کراچی	محمد طارق منصور	مکان نمبر MC-375، گلی نمبر 4، گرین ٹاؤن	0321-3852726
شیخوپورہ	جامع مسجد صابری	محلہ رسول پورہ، خالد روڈ شیخوپورہ	0300-6682248
پشاور	شہزاد الیکٹرک سٹور	گورنمنٹ کالج چوک، فقیر آباد	0300-9361220
تونسہ شریف	حافظ محمد بلال	مدرسہ عالیہ محمودیہ	0334-3178725
باغ (آزاد کشمیر)	مفتی محمد مسعود صاحب	جنگلات روڈ	0301-2707409
گوجرہ	سلطانیہ کلینک	عثمان پارک نزد گنڈہ سنگھ، مین روڈ	0300-7288450
قلات	مولانا محمد انس نقشبندی	مدرسہ دارالعلوم غوثیہ رحیمیہ نزد بس اڈا	0336-8341140
خاران	مولانا نعمت اللہ حبیبی	جامعہ شمس العلوم نقشبندیہ متصل سید نور احمد جان مسجد	0333-7861674
سبی	مولانا محمد الیاس حبیبی	گورنمنٹ ہائی سکول چانڈیا ضلع سبی	0333-7721047
خضدار	مولانا سیف اللہ	فیضان مدینہ حسینیہ، R.C.D روڈ	0333-3135314
مستونگ	جامعہ اسلامیہ خواجہ محمد ابراہیم یکفاسی	مدینہ مسجد، محراب روڈ	0300-3908717
دالبندین	مولانا حافظ خان محمد نقشبندی	جامعہ غوثیہ	0334-6102561

ناشر

سیکنڈ فلور بی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد
فون: +92-41-2602292
www.tablighulislam.com